مولانا عبد الستار جھنگوی
استاذ مدرسہ معمورہ ملتان

مراد نبیؐ داماد علیؓ

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حق کے ساتھ سیدنا عمرؓ کی محبت اور باطل کے ساتھ آپ کی دشمنی ضرب المثل تھی یہی وجہ تھی کہ فاروق اعظمؓ کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے زبان نبوت سے بارہا جنت کی بشارت حاصل کی حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ عمرؓ اہل جنت کے چراغ ہیں۔ (ابن عساکر) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا پس سیدنا عمرؓ نمودار ہوئے ترمذی، طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمرؓ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے عمرؓ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اللہ تعالیٰ نے اہل عرفہ سے عموماً اور عمرؓ پر خصوصاً فخر فرمایا۔ جتنے انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں آئے ان کی امت میں ایک محدث ضرور ہوا اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہیں صحابہؓ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محدث کسے کہتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا جس کی زبان سے ملائکہ گفتگو کریں

(تاریخ الخلفاء)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے جبریل علیہ السلام کہتے تھے کہ عمرؓ کی وفات پر اسلام روئے گا۔ عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں سیدنا عمرؓ جب اسلام لائے تو آسمان سے جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یا محمدؐ آسمان والوں میں عمرؓ کے اسلام لانے سے خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

عبداللہ بن سلمہؓ کہتے ہیں میں نے شیر خدا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ کے بعد تمام لوگوں میں بہتر ابو بکرؓ ہیں اور ابو بکرؓ کے بعد تمام لوگوں میں برگزیدہ عمرؓ ہیں۔ (ابن ماجہ)

قبول اسلام

سیدنا عمرؓ ستائیس برس کے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ان دنوں میں آپؐ صفا کے مکان میں رہائش پذیر تھے جو کہ صفا مروہ کے درمیان واقع تھا سیدنا عمرؓ کے گھرانے میں توحید کی آواز حضرت سعیدؓ کے قبول اسلام سے گونجی حضرت سعیدؓ سیدنا عمرؓ کے بہنوئی تھے اور پھر آپ نبی کریمؐ کی دعا سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تفسیر صافی شیعہ ص ۴۲۰ پر مرقوم ہے۔ والعیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللّٰھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ھشام۔ عیاشی کے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی یا اللہ تو اسلام کو عزت وغلبہ دے عمر بن خطاب یا ابو جہل بن ہشام کے ذریعہ۔

جب آپؓ نے اسلام قبول کر لیا تو ایک شخص کسی چرواہے سے ملا اور کہا۔ جانتے ہو وہ مرد توانا مسلمان ہو گیا چرواہے نے جواب دیا وہی جو عکاظ کے میلے میں کشتی لڑتا تھا اس شخص نے کہا ہاں۔ یہ سن کر چرواہا بولا قسم بخدا وہ ان میں خیر و شر کو ضرور وسعت دے گا۔

فراست

جب حضرت ابو مسلم خولانی مدینے سے یمن میں داخل ہوئے تو اسود عنسی کذاب مدعی نبوت نے انہیں مجبور کیا کہ اسے رسول مان لیں ابو مسلم نے انکار کردیا اس نے پوچھا: کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مانتا ہے ابو مسلم نے فرمایا ہاں یہ سن کر اس کذاب نے آگ جلوائی اور اس میں ابو مسلم کو ڈلوادیا تو آگ نے انہیں نہ جلایا لہذا اس نے جلا وطنی کا حکم دے دیا ابو مسلم مدینہ تشریف لائے جب مسجد نبوی کے دروازے میں داخل ہوئے تو سیدنا عمرؓ نے فرمایا یہ تمہارا وہ دوست ہے جسے اسود کذاب نے جلانا چاہا تو اللہ نے اسے بچالیا حکم بن ابی العاص الثقفی کہتے ہیں میں سیدنا عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک آدمی آیا اور سلام کیا سیدنا عمرؓ نے فرمایا کیا تیرے اور اہل نجران کے درمیان کوئی قرابت داری ہے؟ وہ بولا نہیں آپؓ نے فرمایا ہے۔ اس شخص نے کہا نہیں۔ فرمایا خدا کی قسم ہے میں ہر اس شخص کو قسم دیتا ہوں جو اس معاملہ میں کوئی بصیرت رکھتا ہے کہ وہ بیان کرے ایک شخص بولا ہاں امیر المومنین اس کے اور اہل نجران کے درمیان فلاں فلاں طرف سے عزیز داری ہے آپؓ نے فرمایا دیکھا ہم لوگ آثار قدیمہ کا کھوج لگانے والے ہیں۔

خلافت کے بعد پہلا خطبہ

مجھے تم سے آزمایا جارہا ہے اور تمہیں مجھ سے میں اپنے دونوں پیشروؤں کے بعد تم میں جانشین بن رہا ہوں جو چیز ہمارے سامنے ہوگی اسے ہم شخصی طور پر انجام دیں گے اور جو چیز غائب ہوگی تو اس کے لیے قابل اور دیانت دار آدمی کو مقرر کریں گے جو اچھا کام کرے گا اس پر ہمارا احسان بھی زیادہ ہوگا اور جو برا کام کرے گا ہم اسے سزا دیں گے اللہ ہمیں اور تمہیں معاف کرے۔

آپؓ نے جبر کے مارے لوگوں کو کیسے آزاد کیا

فرمایا کرتے تھے، تم نے کب سے لوگوں کو اپنا غلام بنالیا ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے۔ سیدنا عمرؓ کا دور غزوات اور فتوحات کا دور تھا جس میں فتح و نصرت نے اسلامی علم سے پیمان وفا باندھ رکھا تھا ان کی حکومت مشرق میں افغانستان مغرب میں تیونس اور شمال میں قزوین اور جنوب میں بلاد نوبہ سے جاملی تھی ان فتوحات نے اس زمانے کی دنیا کو حیرت میں ڈال دیا جنہوں نے واقعات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد ان کے اسباب کی پڑتال کرنا چاہی۔ سیدنا عمرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں رات کو گشت کیا کرتے تھے کوئی حاجت مند آپ کے دروازے سے خالی نہ جاتا تھا ایک مرتبہ سخت گرمی میں دوپہر کے وقت بیت المال کے اونٹ تلاش کرنے نکل کھڑے ہوئے بڑی تکلیف کے بعد اونٹ ملے آپ ان کو لیے واپس آرہے تھے دھوپ سے چہرہ سرخ ہورہا تھا ادھر سیدنا علیؓ آرہے تھے انہوں نے اس حال میں دیکھا تو تڑپ اٹھے کہنے لگے ملازموں کو اونٹوں کی تلاش میں بھیج دیتے خود تکلیف کیوں کی۔ آپ نے جواب دیا۔ اے علیؓ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ملازموں سے نہیں مجھ سے جواب طلب کرے گا کہ اے عمرؓ تو نے ایسی غفلت کیوں کی کہ بیت المال کے اونٹ گم ہوگئے۔ یہ سن کر سیدنا علیؓ نے فرمایا امیر المومنین آپ کامیاب ہوگئے۔

فکر آخرت

اس عروج و اقبال کے باوجود خدا سے ڈرنے والے تھے پوری زندگی خدا کے خوف میں گذار دی ایک مرتبہ سورۃ تکویر کی تلاوت کر رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے، وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ " جب اعمال نامے کھولے جائیں گے " تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور کئی دن تک علیل رہے اور کہ لوگ عیادت کو آتے تھے۔

ام المومنین کا خواب

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کے میرے گھر میں تین چاند اُترے میں نے یہ خواب اپنے والد سے بیان کیا آپؓ نے تعبیر فرمائی کہ تمہارے گھر میں دنیا کے تین بہترین افراد دفن ہوں گے چنانچہ جب ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ ہجری کو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا وصال ہوا اور حجرہ عائشہؓ میں دفن کئے گئے تو حضرت سیدنا ابو بکرؓ نے فرمایا اے عائشہ یہ تمہارے تین چاندوں میں بہترین چاند ہے اور جب ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ھ کو ابو بکر کا انتقال ہوا اور انہیں نبی اکرم کے پہلو میں دفن کردیا تو آپ کو اپنا خواب یاد آیا یہ دوسرا چاند تھا اب سیدہ عائشہ کو انتظار تھا کہ تیسرا چاند کون ہے؟ جب سیدنا عمر فاروقؓ کی شہادت ہوئی تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی اجازت سے آپؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ کے پہلو میں دفن کردیا گیا۔

موت کا استقبال

۲۳ھ میں آپؓ نے آخری حج ادا کیا حج سے واپس تشریف لا رہے تھے راستے میں ایک درخت کے نیچے کپڑا بچھا دیا پھر اُس پر لیٹ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دُعا کی اے اللہ میرے قوی اعضاء کمزور ہوگئے میری رعایا دور تک پھیل گئی اب تو مجھے اس حالت میں اُٹھا کہ میرے اعمال برباد نہ ہوں۔ حضرت کعب بن احبارؓ نے کہا میں تورات میں دیکھتا ہوں کہ آپ شہید ہوں گے آپؓ نے فرمایا؛ یہ کیسے ممکن ہے کہ مدینہ میں رہتے ہوئے شہید ہوجاؤں پھر دعا فرمائی: اے خداوندا مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور اپنے محبوب کے مدینہ میں پیغام اجل عطا فرما تمام مؤرخین آپؓ کی شہادت کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ ابولؤلؤ فیروز نامی ایرانی مجوسی کے ہاتھوں نماز کی حالت میں زخمی ہوئے سیدنا عمرؓ کو اٹھا کر گھر لایا گیا آپ نے سب سے پہلے دریافت فرمایا کہ میرا قاتل کون تھا لوگوں نے کہا فیروز اس جواب سے چہرہ پر بشاشت ظاہر ہوئی اور زبان سے فرمایا الحمدللہ میں کسی مسلمان کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوا سیدنا عمرؓ تنہا زخمی نہیں ہوئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پورا مدینہ زخمی ہوا خلافت اسلامیہ زخمی ہوئی غم میں ڈوبے ہوئے لوگ آپ کی عیادت کے لئے آتے تھے اور بے اختیار آپ کی تعریفیں کرتے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر آج میرے پاس دنیا بھر کا سونا موجود ہوتا تو میں اسے خوف قیامت سے نجات حاصل کرنے کے لئے قربان کردیتا اب کرب و تکلیف کی حالت شروع ہوچکی تھی لوگوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا جو شخص خلیفہ منتخب ہو وہ پانچ جماعتوں کے حقوق کا لحاظ رکھے مہاجرین کا انصار کا اعراب کا ان اہل عرب کا جو دوسرے شہروں میں جا کر آباد ہوئے ہیں اور اہل ذمہ کا پھر ہر جماعت کے حقوق کی تشریح فرمائی انتقال سے پہلے اپنے بیٹے عبداللہ سے ارشاد فرمایا میرے کفن میں زیادہ خرچ نہ کرنا اگر میں اللہ کے ہاں بہتر ہوں تو مجھے از خود بہتر لباس مل جائے گا اگر بہتر نہیں ہوں تو بہتر کفن بے فائدہ ہے پھر فرمایا میرے لیے لمبی چوڑی قبر نہ بنائی جائے اگر میں اللہ کے ہاں مستحق رحمت ہوں تو خود بخود میری قبر حد نگاہ تک وسیع ہوجائے گی پھر فرمایا میرے جنازے کے ساتھ کوئی عورت نہ چلے جب میرا جنازہ تیار ہوجائے تو مجھے جلد قبر میں پہنچا دیا جائے اگر میں مستحق رحمت ہوں تو مجھے رحمت ایزدی تک پہنچانے میں جلدی کرنی چاہیئے اس درد انگیز وصیت کے بعد فرشتہ اجل سامنے آگیا اور آپ نے جان آفریں کے سپرد کردی حضرت ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ جس دن سیدنا عمرؓ شہید کئے گئے آپ کو نہلا کر چارپائی پہ رکھا گیا تو چاروں طرف سے لوگوں نے آپؓ کو گھیر لیا اور میں بھی انہیں میں سے تھا کسی نے پیچھے سے آکر میرا قمیض پکڑا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سیدنا علی المرتضیٰؓ تھے میں نے ان کے سنہ چھوڑ دی سیدنا علیؓ نے سیدنا عمرؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا اے عمرؓ تو دنیا سے جارہا ہے۔ لیکن اپنے پیچھے کسی ایسے آدمی کو چھوڑ کر نہیں جارہا کہ جس کے اعمال تیرے جیسے ہوں مجھے امید ہے کہ اللہ پاک آپ کو

(بقیہ ۶۲ پر)